تالیف

امام شمس الدین الذہبی رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

کبیرہ گناہ

اور ان کا انجام

تالیف

امام شمس الدین الذہبی رحمہ اللہ

نظرِ ثانی

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ

نام کتاب

کبیرہ گناہ اور ان کا عبرت ناک انجام

تالیف

امام شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ

نظر ثانی

عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ

ناشر .... دارالاندلس

دارالاندلس

مرکز القادسیہ 4۔ لیک روڈ چوبرجی، لاہور

Ph: 042-7230549-7240940
Fax: 7242639
www.dar-ul-andlus.com

فہرست

عناوین | صفحہ نمبر

مقدمہ

إن الحمد لله، نحمده و نستعينه و نستغفره، ونعوذ بـــالله من شرور أنفسنا و من سيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له، و من يضلل فلا هادي له، و أشهد أن لا اله إلا الله وحده لا شريك له، و أشهد أن محمداً عبده و رسوله، أما بعد :

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا ٱتَّقُوا ٱللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِۦ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴾ (آل عمران : ١٠٢)

اے ایمان والو ! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُوا رَبَّكُمُ ٱلَّذِى خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَآءً ۚ وَٱتَّقُوا ٱللَّهَ ٱلَّذِى تَسَآءَلُونَ بِهِۦ وَٱلْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ﴾

(النساء : ١)

اے لوگو! اپنے پروردگار کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تم (سب) کو ایک ہی جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہ کثرت مرد اور عورتیں پھیلا دیئے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس کے واسطہ سے ایک دوسرے سے مانگتے ہو' اور قرابتوں کے باب میں بھی (تقویٰ اختیار کرو) بیشک اللہ تم پر نگراں ہے۔

﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَقُولُوا۟ قَوْلًا سَدِيدًا ۞ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَـٰلَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾

(الاحزاب :۷۰'۷۱)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور راستی کی بات کرو (اللہ) تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور جس کسی نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی سو وہ بڑی کامیابی کو پہنچ گیا۔

اما بعد: بہترین کلام اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے' اور بہترین طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے' اور بدترین چیزیں بدعتیں ہیں اور

(دین میں) ہر ایجاد کردہ چیزیں بدعت ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا انجام جہنم ہے۔

ارشاد الٰہی ہے :

﴿ إِن تَجْتَنِبُوا۟ كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّـَٔاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُم مُّدْخَلًا كَرِيمًا ﴾

(النساء : ۳۱)

اگر تم ان بڑے گناہوں سے جو تمہیں منع کیے گئے ہیں بچتے رہو تو ہم تم سے تمہاری (چھوٹی) برائیاں دور کر دیں گے اور تمہیں ایک عزت کی جگہ داخل کر دیں گے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اس کا وعدہ فرمایا ہے کہ جو شخص کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے تو وہ اس کو اپنی مرضی اور فضل و کرم سے جنت میں داخل کرے گا' کیونکہ صغیرہ گناہ پنج وقتہ نمازوں اور نماز جمعہ اور رمضان کے روزوں کی پابندی کی وجہ سے معاف کر دیئے جاتے ہیں' جس کی دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے :

"پنج وقتہ نمازیں' جمعہ سے جمعہ تک' اور رمضان سے رمضان تک' کی عبادتیں اس درمیان کے سارے گناہوں کے لیے کفارہ ہوتی ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے"۔

امام مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔

اس سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ گناہ کبیرہ سے احتراز انتہائی اہم چیز ہے(اس تنبیہہ کے ساتھ کہ توبہ و استغفار کے بعد گناہ کبیرہ باقی نہیں رہ جاتے اور گناہ صغیرہ مسلسل کرنے سے صغیرہ ہی برقرار نہیں رہتا جیسا کہ اہل علم نے بیان فرمایا ہے)

کبیرہ گناہوں سے احتراز و اجتناب کے لیے ہمیں ان کا جاننا انتہائی ضروری ہے' چنانچہ حضرت حذیفہ ابن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ :

"لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکیوں کے متعلق پوچھا کرتے تھے لیکن میں ہمیشہ برائیوں کی بابت دریافت کیا کرتا تھا اس اندیشہ سے کہ وہ مجھے لاحق نہ ہو جائیں" (بخاری و مسلم اور دوسرے محدثین نے روایت کیا ہے)

کسی شاعر نے کہا :

عرفت الشر لا للشر لکن لتوقيه

ومن لم يعرف الخير من الشر يقع فيه

ترجمہ : میں نے شر کی واقفیت برائے شر نہیں حاصل کی ہے بلکہ

اس سے بچنے کے لیے کی ہے' کیونکہ جو شخص خیر و شر میں تمیز نہیں کرتا وہی شر کا ارتکاب کر لیتا ہے۔

لہٰذا ہم نے یہ مفید سمجھا کہ ان کبیرہ گناہوں کی تفصیلات کا تذکرہ کر دیں جس کو امام شمس الدین ذہبی نے اپنی مشہور کتاب "الکبائر" میں جمع فرمایا ہے' اس کے علاوہ کچھ اور کبائر کا اضافہ کر دیں جسے دوسرے علماء نے اپنی اپنی کتابوں میں متفرق مقامات پر بیان کیا ہے' تاکہ ہم اس سے اجتناب و احتراز کی کوشش کریں۔ اس سلسلہ میں ہم نے قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے ایک دو دلیلیں پیش کرنے پر اکتفا کیا ہے اور بعض گناہ کبیرہ کی مختصر سی تشریح و تفسیر بھی کر دی ہے جس کا مفہوم و معنی پوری طرح واضح نہ تھا' اس سے پہلے میں نے کتاب الکبائر کی تلخیص کر کے اسے کتاب "الطریق الی الجنۃ" کے پہلے حصہ میں مستقل فصل کے طور پر شامل کیا تھا' لیکن اس وقت کتاب الکبائر کا ایک ناقص نسخہ میرے سامنے تھا' بعد میں استاذ محی الدین مستو کی تحقیق کے ساتھ مؤسسہ علوم القرآن کا شائع کردہ محقق اور کامل نسخہ مجھے دستیاب ہو گیا' چنانچہ اس میں موجود اضافوں سے میں نے اس نئے ایڈیشن میں استفادہ کیا ہے۔

آخیر میں اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ اور صفات عالیہ کے ذریعہ اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اس رسالہ کو خود میرے اور سارے مسلمانوں کے لیے نفع بخش اور ذخیرۂ آخرت بنائے' وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

کبائر کی تعریف :

بعض لوگ گناہ کبیرہ صرف ان سات چیزوں کو ہی سمجھتے ہیں جن کا بیان "سات کبیرہ گناہ" والی حدیث میں ہوا ہے' حالانکہ یہ صحیح نہیں' کیونکہ یہ ساتوں چیزیں دیگر گناہ کبیرہ کے ضمن میں ہیں' اور اس کے معنی یہ نہیں ہوتے کہ "کبائر" صرف ان سات چیزوں میں محدود ہیں' اسی سلسلہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ان کی تعداد ستر تک پہنچ جاتی ہے نہ کہ صرف سات تک محدود ہیں (امام طبری نے صحیح سند سے روایت کیا ہے)

کتاب "الکبائر" کے مصنف امام شمس الدین ذہبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سات گناہ کبیرہ والی حدیث میں کبائر کو محدود نہیں کر دیا گیا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمتہ اللہ علیہ وغیرہ نے کبیرہ کی یوں تعریف کی ہے :

"گناہ کبیرہ ہر اس گناہ کو کہتے ہیں جس کے مرتکب کے لئے دنیا میں کوئی سزا مقرر کی گئی ہو یا آخرت میں کوئی وعید سنائی گئی ہو' اور شیخ

الاسلام نے مزید فرمایا کہ اس کے مرتکب سے ایمان کی نفی کی گئی ہو یا ملعون وغیرہ جیسے الفاظ استعمال کئے گئے ہوں"۔

حاصل کلام یہ ہے کہ علماء کے قول کے مطابق توبہ و استغفار کے بعد گناہ کبیرہ کا وجود نہیں رہتا اور گناہ صغیرہ کو مسلسل کرنے سے وہ صغیرہ تک ہی محدود نہیں رہتا۔

بعض علماء نے گناہ کبیرہ کا جو اعداد و شمار کیا ہے اس کی تعداد ستر یا اس سے زائد تک پہنچ گئی ہے۔

چنانچہ ہم ان کبیرہ گناہوں کو واضح کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جن کو امام شمس الدین ذہبی نے اپنی مشہور کتاب "الکبائر" میں ذکر کیا ہے اس کے علاوہ بعض دوسرے کبائر کا بھی ذکر کریں گے جن کو علماء نے مختلف جگہوں پر اپنی اپنی کتابوں میں بیان کیا ہے' اور بعض کی مختصر تشریح و توضیح بھی کر دی گئی ہے۔

کبیرہ گناہوں کا بیان

(ا) شرک باللہ، اس کی دو قسمیں ہیں

۱۔ شرک اکبر :

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کی عبادت کرنا، یا کسی طرح کی عبادت غیر اللہ کے لیے کرنا شرک اکبر کہلاتا ہے، مثلاً، غیر اللہ کے لیے ذبح کرنا، پکارنا، وغیرہ جیسی عبادات شامل ہیں، مشرکین اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ بعض دوسری چیزوں کی بھی عبادت کیا کرتے تھے۔

اس کے گناہ کبیرہ ہونے کی دلیل مندرجہ ذیل آیت کریمہ ہے :

﴿ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِۦ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَآءُ ﴾ (النساء : ۴۸)

اللہ اس کو تو بیشک نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے لیکن اس کے علاوہ گناہ جس کسی کے چاہے گا بخش دے گا۔

مزید معلومات کے لیے کتاب "فتح المجید شرح کتاب التوحید" کا مطالعہ کر لینا فائدہ مند ہو گا۔

۲ - شرک اصغر :

اعمال صالحہ میں ریاکاری اور دکھاوے کو کہتے ہیں' اس کی دلیل ارشاد ربانی ہے :

﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ۝ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ﴾

(الماعون : ۴-۷)

سو بڑی خرابی ہے ایسے نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز کو بھلا بیٹھے ہیں (اور) جو ایسے ہیں کہ ریاکاری کرتے ہیں اور برتنے کی چیزوں کو بھی روکے رہتے ہیں۔

اسی سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حدیث قدسی میں ارشاد فرماتے ہیں :

"شرک کے معاملہ میں شرکاء میں' میں سب سے زیادہ بے نیاز ہوں اگر کسی نے نیکی کرتے وقت میرے ساتھ کسی اور کو بھی شریک کر دیا تو میں اسے اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں' یعنی مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے" (مسلم اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے' مختصر صحیح مسلم ۲۰۸۹)

(۲) قتل کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ وَٱلَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ ٱلنَّفْسَ ٱلَّتِى حَرَّمَ ٱللَّهُ إِلَّا بِٱلْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ﴿٦٨﴾ يُضَٰعَفْ لَهُ ٱلْعَذَابُ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِۦ مُهَانًا ﴿٦٩﴾ إِلَّا مَن تَابَ وَءَامَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَٰلِحًا ﴾ (الفرقان : ۶۸-۷۰)

اور جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور جس (انسان کی) جان کو اللہ نے حرام قرار دے دیا ہے اسے قتل نہیں کرتے مگر ہاں حق پر' اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو کوئی ایسا کرے گا اس کو سزا سے سابقہ پڑے گا' قیامت کے دن اس کا عذاب بڑھتا جائے گا اور اس میں ہمیشہ ذلیل ہو کر پڑا رہے گا' مگر جو توبہ کر لے اور ایمان لے آئے اور نیک کام کرتا رہے۔

(۳) جادو ٹونا کرنا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ وَلَٰكِنَّ ٱلشَّيَٰطِينَ كَفَرُوا۟ يُعَلِّمُونَ ٱلنَّاسَ ٱلسِّحْرَ ﴾

(البقرہ : ۱۰۲)

البتہ شیطان (ہی) کفر کیا کرتے تھے' وہ لوگوں کو سحر (جادوگری) کی تعلیم دیتے تھے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"سات مہلک امور سے اجتناب کرو :

۱ - اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا۔

۲ - جادو ٹونا کرنا۔

۳ - بلا جرم کسی کو قتل کرنا۔

۴ - سود کھانا۔

۵ - یتیم کا مال ہڑپ کر جانا۔

۶ - میدان جنگ سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا۔

۷ - پاک دامن مومن عورتوں پر تہمت لگانا ۔

(بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے' صحیح الجامع حدیث نمبر ۱۴۴)

(۴) نماز نہ پڑھنا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ فَخَلَفَ مِنۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ أَضَاعُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَٱتَّبَعُواْ

اَلشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿٥٩﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَءَامَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ﴾ (مریم : ۵۹٬۶۰)

پھر ان کے بعد ایسے ناخلف جانشین ہوئے جنھوں نے نماز کو برباد کیا اور خواہشات کی پیروی کی سو وہ عنقریب خرابی سے دوچار ہوں گے٬ البتہ جس نے توبہ کرلی اور ایمان لے آیا اور نیک کام کرنے لگا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"آدمی اور کفر کے درمیان بس نماز چھوڑ دینے کا فرق ہے"۔

(مسلم نے روایت کیا ہے٬ نووی ۲/ ۴۳۲)

دوسری جگہ ارشاد گرامی ہے :

"ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان نماز کا معاہدہ ہے٬ تو جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا"۔

(امام احمد نے روایت کیا ہے٬ صحیح الجامع حدیث نمبر ۴۱۴۳)

(۵) زکاۃ نہ دینا۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

﴿ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَآ ءَاتَٰهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ هُوَ خَيْرًا لَّهُم ۖ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۖ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا

بِهِۦ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ﴾ (آل عمران : ۱۸۰)

اور جو لوگ اس میں بخل کرتے ہیں جو کچھ اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دے رکھا ہے وہ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ یہ ان کے حق میں کچھ اچھا ہے' نہیں' بلکہ ان کے حق میں (بہت) برا ہے' عنقریب انہیں قیامت کے دن طوق پہنایا جائے گا اس (مال) کا جس میں انہوں نے بخل کیا۔

(٦) بلا عذر رمضان کے روزے نہ رکھنا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے : اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں' نماز قائم کرنا' زکاۃ ادا کرنا' بیت اللہ کا حج کرنا' اور رمضان کے روزے رکھنا"

(امام بخاری نے روایت کیا ہے' فتح الباری ۱/ ۵۴۹)

(۷) استطاعت کے باوجود حج نہ کرنا۔

اس کی دلیل مذکورہ بالا حدیث ہے جسے امام بخاری نے روایت کیا

ہے' کیونکہ حج بھی اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے اور استطاعت رکھتے ہوئے اس کو ادا نہ کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

(۸) والدین کی نافرمانی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ ٱلْكِبَرَ أَحَدُهُمَآ أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَآ أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ﴿٢٣﴾ وَٱخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ ٱلذُّلِّ مِنَ ٱلرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ٱرْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِى صَغِيرًا ﴾ (الاسراء : ۲۳'۲۴)

اگر وہ تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں ان دونوں میں سے ایک یا وہ دونوں' تو ان سے اف بھی نہ کہنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور ان سے ادب کے ساتھ بات چیت کرنا اور ان کے سامنے محبت سے انکساری کے ساتھ جھکے رہنا اور کہتے رہنا کہ اے میرے پروردگار ! ان پر رحم فرما جیسا کہ انھوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کیا میں تم کو گناہ کبیرہ میں سب سے بڑے گناہ کو نہ بتا دوں'

صحابہ کرام نے عرض کیا ضرور بتا دیں اے اللہ کے رسول' آپ نے فرمایا : اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا"۔

(امام بخاری نے روایت کیا ہے' فتح الباری ۱۰/ ۴۰۵)

(۹) اہل و اقارب سے قطع تعلقی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ٭ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ ﴾ (محمد : ۲۲'۲۳)

کیا تم لوگوں سے اس کے سوا کچھ توقع کی جا سکتی ہے کہ اگر تم الٹے منہ پھر گئے تو زمین میں فساد برپا کرو گے اور آپس میں قطع رحمی کر لو گے' یہی لوگ تو ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے' سو انہیں بہرا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"جنت میں رشتوں کو ختم کرنے والا شخص نہیں جائے گا"

(امام بخاری نے روایت کیا ہے' فتح الباری ۱۰/ ۴۱۵)

مزید ارشاد فرمایا :

" رشتوں کو جوڑنے والا وہ شخص نہیں جو بدلے میں رشتے استوار کرتا ہے بلکہ حقیقی معنوں میں رشتوں کو جوڑنے والا وہ ہے جو ٹوٹے ہوئے رشتے استوار کرے"

(امام احمد نے روایت کیا ہے' صحیح الجامع حدیث نمبر ۵۳۸۵)

اس لئے بھائی ! صلہ رحمی کی طرف آگے بڑھو' باہمی محبت و مودت' زیارت و ملاقات اور نصرت و مدد کے ذریعہ اسے فروغ دو اور قدرے ایذا رسانی پر صبر و تحمل سے کام لو' اور یہی حقیقی معنوں میں صلہ رحمی ہے' اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔

(۱۰) زنا کاری۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰٓ إِنَّهُۥ كَانَ فَٰحِشَةً وَسَآءَ سَبِيلًا ﴾

(الاسراء : ۳۲)

اور زنا کے قریب بھی مت جاؤ یقیناً یہ بڑی بے حیائی ہے اور بری راہ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"جب کوئی بندہ زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل کر سر کے اوپر سائبان کی مانند ہو جاتا ہے اور جب وہ اس سے باز آجاتا ہے تو لوٹ آتا ہے"۔

(امام ابو داود نے روایت کیا ہے' ملاحظہ ہو صحیح الجامع حدیث نمبر ۵۸۶)

مزید ایک حدیث میں ارشاد ہے :

"آنکھ کا زنا دیکھنا ہے اور زبان کا زنا فحش کلامی ہے اور ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے اور پیر کا زنا چلنا ہے اور کان کا زنا سننا ہے' نفس تو خواہش و شہوت کا اظہار کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق اور تکذیب کرتی ہے"۔

(اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے)

اور اس دور میں آنکھوں کی زناکاری ٹیلیویزن پر عورتوں کی عریاں تصویریں دیکھنے سے بھی ہوتی ہے اور اس وجہ سے ایسے مشاہد کا ٹی-وی پر بھی دیکھنا حرام قرار دیا گیا ہے۔

ہر جگہ کے اکثر و بیشتر ٹی-وی کے پروگرام ایسے ہی مشاہد پر مشتمل ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔

(۱۱) لواطت اور عورت کے دبر میں مباشرت کرنا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو نہیں دیکھے گا جو کسی مرد سے صحبت کرے یا عورت کے دبر میں مباشرت کرے"۔

(اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے' صحیح الجامع ۷۸۰۱)

(۱۲) سود خوری۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ ٱلَّذِينَ يَأْكُلُونَ ٱلرِّبَوٰاْ لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ ٱلَّذِى يَتَخَبَّطُهُ ٱلشَّيْطَـٰنُ مِنَ ٱلْمَسِّ ﴾ (البقرہ : ۲۷۵)

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ لوگ کھڑے نہ ہوں سکیں گے مگر اس شخص کے کھڑے ہونے کی طرح جسے شیطان نے چھو کر خبطی بنا دیا ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"سود خوری کے تہتر درجے ہیں' ان میں سب سے خفیف اور ہلکا درجہ یہ ہے کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ زنا کرے اور سب سے بڑا سود مسلمان بھائی کی عزت ہے"۔

(اسے حاکم نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع حدیث نمبر ۳۵۳۹)

(۱۴) اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَيَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ تَرَى ٱلَّذِينَ كَذَبُوا۟ عَلَى ٱللَّهِ وُجُوهُهُم مُّسْوَدَّةٌ ﴾ (الزمر: ٦٠)

اور قیامت کے دن ان لوگوں کے چہرے سیاہ دیکھیں گے جنہوں نے اللہ پر جھوٹ بولا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"جو شخص میری طرف جان بوجھ کر جھوٹی بات منسوب کرے تو اس کو جہنم اپنا ٹھکانہ سمجھ لینا چاہیئے"۔

(اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے فتح الباری ۱/ ۲۰۱)

حضرت حسن فرماتے ہیں:

"اگر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایسی جھوٹی بات منسوب کی جائے جس سے حرام حلال ہو جائے اور حلال حرام ہو جائے تو یہ بلا شبہ کفر محض ہے"۔

(۱۴) یتیم کا مال کھانا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَٰلَ ٱلْيَتَـٰمَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِى بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا ﴾ (النساء : ۱۰)

بیشک جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ بس اپنے پیٹ میں آگ ہی بھرتے ہیں اور عنقریب وہ دہکتی ہوئی آگ میں جھونکے جائیں گے۔

(۱۵) میدان جہاد سے بھاگ جانا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ وَمَن يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُۥٓ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَمَأْوَىٰهُ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ ٱلْمَصِيرُ ﴾

(الانفال : ۱۶)

اور جو کوئی ان سے اپنی پشت اس روز پھیرے گا سوائے اس کے کہ پینترا بدل رہا ہو لڑائی کے لیے یا کسی دوسری فوج کی

طرف پناہ لے رہا ہو تو وہ اللہ کے غضب میں آ جائے گا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔

حالات حاضرہ میں افسوس کہ مسلمان صرف میدان جہاد ہی سے نہیں راہ فرار اختیار کیے ہیں بلکہ جہاد فی سبیل اللہ سے بھی منہ موڑے ہوئے ہیں' بس اللہ تعالیٰ ہی سے امن و عافیت کی درخواست ہے۔

(۱٦) حکمرانوں کی اپنی رعایا کے ساتھ دھوکہ بازی اور ظلم و ستم کرنا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ إِنَّمَا ٱلسَّبِيلُ عَلَى ٱلَّذِينَ يَظْلِمُونَ ٱلنَّاسَ وَيَبْغُونَ فِى ٱلْأَرْضِ بِغَيْرِ ٱلْحَقِّ أُوْلَٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾ (الشوریٰ : ۴۲)

الزام تو ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے اور روئے زمین پر ناحق سرکشی کرتے پھرتے ہیں' ایسوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"جو شخص ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔

(اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے' صحیح الجامع ٦۴٠٧)

نیز آپ نے فرمایا :
"ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا"۔
(اسے امام بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے)۔
ایک اور حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :
"جو حکمراں اپنی رعایا کے ساتھ دھوکہ بازی کا معاملہ کرے وہ جہنمی ہے"
(ابن عساکر نے روایت کیا ہے' صحیح الجامع حدیث نمبر ۲۷۱۳)
ایک اور حدیث میں آیا ہے :
"جو شخص مسلمانوں کے امور کا ذمہ دار ہوا اور وہ ان کی دوستی اور ضروریات اور فقر و فاقے سے بے نیاز ہو گیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس حاکم کی دوستی اور حاجتوں اور فقر و فاقے سے بے نیاز ہو جائے گا"۔
(امام ابوداود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے' صحیح الجامع حدیث نمبر ۶۵۹۵)

فائدہ : آج ہماری حالت اپنے شامت اعمال کی وجہ سے انتہائی افسوس ناک ہے کیونکہ ہم نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ چھوڑ دیا ہے' آج اسلامی ملکوں کی تعداد پینتالیس کے لگ بھگ ہے

جن میں مسلمان غیر معمولی تعداد میں آباد ہیں' لیکن ہائے افسوس کہ ان کی اکثریت سودی کاروبار انتہائی ڈھٹائی سے جائز تصور کرکے کر رہی ہے' شراب نوشی اور زناکاری کے بازار گرم ہیں' اور اس کے علاوہ مختلف قسم کی بے حیائیاں اور برائیاں عام ہیں' اور سب سے بڑھ کر افسوس اس بات کا ہے کہ بہت کم ہی لوگ۔ الا ماشاء اللہ۔ منکرات پر نکیر کرتے ہیں اور کسی ملامت کا خوف کئے بغیر دعوت دین دیتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب لوگ منکرات دیکھ کر اس پر روک ٹوک نہ کریں' تو اللہ تعالیٰ جلد ہی ان پر ایسا عذاب مسلط کر دے گا جو سبھی کو اپنے لپیٹ میں لے لے گا"۔

(اسے امام احمد نے روایت کیا ہے' صحیح الجامع حدیث نمبر ۱۹۷۴)

(۱۷) فخر و تکبر اور خودپسندی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلْمُسْتَكْبِرِينَ ﴾ (النمل : ۲۳)

بیشک وہ (اللہ تعالیٰ) تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

جو حق تعالیٰ کے ساتھ تکبر کرتا ہے تو اس کا ایمان کچھ فائدہ مند نہ

ہو گا، جس طرح ابلیس لعین نے کیا تھا۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"جنت میں وہ شخص نہیں جائے گا جس کے دل میں ذرا سا بھی کبر ہو"۔
اس پر ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہر آدمی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے لباس اور جوتے اچھے ہوں' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے' کبر و تکبر تو حق سے سرکشی اور لوگوں کی تحقیر ہے یعنی لوگوں کو ذلیل سمجھنا ہے"۔
(اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے' النووی ۱/ ۴۴۹)
اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :
﴿ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴾ (لقمان : ۱۸)
اور لوگوں سے اپنا رخ مت پھیر' اور زمین پر اکڑ کر مت چل' بیشک اللہ کسی تکبر کرنے والے کو اور فخر جتانے والے کو پسند نہیں کرتا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم سے ایک حدیث قدسی میں مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں :

"عظمت میرا ازار ہے' اور بڑائی میری چادر ہے' جو شخص بھی ان دونوں صفات کے حصول کے لیے مجھ سے منازعت کرے گا اس کو میں جہنم میں ڈال دوں گا"۔

(امام مسلم نے کتاب البر میں روایت کیا ہے' حدیث نمبر ۲۶۲۰)

(۱۸) جھوٹی گواہی دینا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ ﴾ (الفرقان : ۷۲)

اور وہ لوگ جو بیہودہ جھوٹی باتوں کے گواہ نہیں بنتے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

"کیا میں تم لوگوں کو کبائر میں سب سے بڑے گناہوں کو نہ بتلا دوں' وہ یہ ہیں : اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا' والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا"۔

(امام بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے' فتح الباری ۵/ ۲۶۱

(۱۹) شراب نوشی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِنَّمَا ٱلْخَمْرُ وَٱلْمَيْسِرُ وَٱلْأَنصَابُ وَٱلْأَزْلَٰمُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ ٱلشَّيْطَٰنِ فَٱجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴾

(المائدہ : ۹۰)

اے ایمان والو ! شراب اور جوا اور بت اور پانسے تو بس نری گندی باتیں ہیں، شیطان کے کام ہیں، سو ان سے بچے رہو، تاکہ فلاح پاؤ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے"۔

(امام مسلم نے روایت کیا ہے، حدیث نمبر ۲۰۰۳)

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں :

"اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے شراب پر اور اس کے پینے اور پلانے والے پر اور فروخت کرنے اور خریدنے والے پر اور نچوڑنے اور نچڑوانے والے پر اور اٹھانے والے پر اور جس کے لیے اٹھا

کر لے جائی جائے اس پر اور اس کی قیمت کھانے والے پر"۔

(امام ابو داود اور حاکم نے روایت کیا ہے' صحیح الجامع حدیث نمبر۵۰۹۱)

(۲۰) جوا بازی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِنَّمَا ٱلْخَمْرُ وَٱلْمَيْسِرُ وَٱلْأَنصَابُ وَٱلْأَزْلَٰمُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ ٱلشَّيْطَٰنِ فَٱجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾

(المائدہ : ۹۰)

اے ایمان والو ! شراب اور جوئے اور بت اور پانسے نری گندی باتیں ہیں' شیطان کے کام ہیں' سو ان سے بچے رہو تاکہ فلاح پاؤ۔

(۲۱) پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَرْمُونَ ٱلْمُحْصَنَٰتِ ٱلْغَٰفِلَٰتِ ٱلْمُؤْمِنَٰتِ لُعِنُواْ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ (النور : ۲۳)

جو لوگ تہمت لگاتے ہیں پاک دامن عورتوں پر جو بے خبر ہیں' ایمان والیاں ہیں' ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں' اور ان

کے لیے سخت عذاب رکھا ہوا ہے۔

"قذف" (تہمت) کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص کسی عورت یا پاکدامن شریف دوشیزہ کے متعلق یہ کہے کہ وہ زناکار ہے یا اسی جیسے نامناسب الفاظ استعمال کرے' واللہ اعلم۔

(۲۲) مال غنیمت میں خیانت کرنا۔

بیت المال اور زکاۃ کے اموال سے بغیر کسی استحقاق کے کسی چیز کے لے لینے کو اسلام میں غلول کہتے ہیں' اسی طرح سے کسی نے مال غنیمت کی تقسیم سے قبل کوئی چیز لے لی' یا امام المسلمین کی اجازت کے بغیر بیت المال یا زکاۃ کی رقم سے جو فقراء و مساکین کے لیے مخصوص ہیں' ان میں سے کوئی چیز حاصل کر لی تو وہ قیامت کے دن اسے اپنی گردن پر لادے ہوئے حاضر ہو گا۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ وَمَن يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ ۚ ﴾

(آل عمران : ۱۶۱)

اور جو کوئی خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن اپنی خیانت کی ہوئی چیز کو حاضر کرے گا۔

(۲۳) چوری کرنا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ وَٱلسَّارِقُ وَٱلسَّارِقَةُ فَٱقْطَعُوٓا۟ أَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَٰلًا مِّنَ ٱللَّهِ ۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴾ (المائدہ : ۳۸)

چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت' دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو' ان کے کرتوتوں کے عوض' اللہ کی طرف سے عبرتناک سزا کے طور پر' اور اللہ بڑا قوت والا اور دانا و بینا ہے۔

(۲۴) راہ زنی کرنا۔

لوگوں کے مال و دولت چوری کرنا اور زبردستی لوٹنا اور ان کی عزت و آبرو کو پامال کرنا' جب کہ وہ حالت سفر میں ہوں اور انہیں مجبور کرکے چیزوں کا حاصل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ إِنَّمَا جَزَٰٓؤُا۟ ٱلَّذِينَ يُحَارِبُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَيَسْعَوْنَ فِى ٱلْأَرْضِ فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوٓا۟ أَوْ يُصَلَّبُوٓا۟ أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلَٰفٍ أَوْ يُنفَوْا۟ مِنَ ٱلْأَرْضِ ۚ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْىٌ فِى ٱلدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِى ٱلْءَاخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴾

(المائدہ : ۳۳)

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلانے میں لگے رہتے ہیں' ان کی سزا بس یہی ہے کہ وہ قتل کئے جائیں یا سولی دیئے جائیں' یا ان کے ہاتھ اور پیر مخالف جانب سے کاٹے جائیں' یا وہ ملک سے نکال دیئے جائیں' یہ تو ان کی رسوائی دنیا میں ہوئی اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔

(۲۵) جھوٹی قسم کھانا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں :

"جس شخص نے جھوٹی قسم اس لیے کھائی تاکہ کسی مسلمان بھائی کا مال اینٹھ لے' تو وہ (قیامت میں) اللہ تعالیٰ سے ایسے حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ اس سے ناراض ہوگا"۔

(امام بخاری نے روایت کیا ہے' ملاحظہ ہو فتح الباری ۸/ ۲۱۳)

ایک دوسری حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں :

"گناہ کبیرہ یہ چیزیں ہیں : اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا' اور والدین کی نافرمانی کرنا' اور کسی نفس کو قتل کرنا' اور جھوٹی قسم کھانا"۔

(امام بخاری نے روایت کیا ہے' ملاحظہ ہو فتح الباری ۱۱/ ۵۵۵)

(۲۶) ظلم و ستم کرنا۔

ظلم لوگوں کے اموال کو ناجائز اور ظالمانہ طریقے سے حاصل کرنے سے ہوتا ہے اور لوگوں کے ساتھ گالی گلوج کرنے اور مارنے پیٹنے اور کمزوروں کے ساتھ زیادتی وغیرہ سے ہوتا ہے' ان سبھی صورتوں میں ظلم و ستم ہوتا ہے۔

اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے :

﴿ وَسَيَعْلَمُ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوٓا۟ أَىَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ ﴾ (الشعراء : ۲۲۷)

اور عنقریب ان لوگوں کو معلوم ہو جائے گا جنہوں نے ظلم کر رکھا ہے کہ کیسی جگہ ان کو لوٹ کر جانا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

''ظلم و ستم کرنے سے اجتناب کرو اس لیے کہ ظلم قیامت کے دن تاریکی ہی تاریکی ہوگا۔

(امام مسلم نے روایت کیا ہے)

(۲۷) ظالمانہ ٹیکس وصول کرنا۔

اس طرح کی رقم وصول کرنے والا ڈاکوؤں سے مشابہ ہوتا ہے کیونکہ اس میں لوگوں پر زبردستی ٹیکس مسلط کیا جاتا ہے اور ٹیکس کا

لگانے والا اور اس کی وصول یابی کرنے والا اور اس کا لکھنے والا' سب کے سب اس جرم میں شریک ہیں' سب حرام خوری کرنے والے ہیں' اور وصولیابی کرنے والا اس ظالمانہ عمل میں سب سے بڑا مددگار ہوتا ہے بلکہ وہ براہ راست خود ظالم ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ إِنَّمَا ٱلسَّبِيلُ عَلَى ٱلَّذِينَ يَظۡلِمُونَ ٱلنَّاسَ وَيَبۡغُونَ فِي ٱلۡأَرۡضِ بِغَيۡرِ ٱلۡحَقِّۚ أُوْلَٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ أَلِيمٞ ﴾ (الشوری : ۴۲)

الزام تو ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے اور زمین پر ناحق سرکشی کرتے پھرتے ہیں' ایسوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو مفلس کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ جس کے پاس مال و متاع نہ ہو' آپ نے ارشاد فرمایا : حقیقی معنوں میں میری امت میں مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے روز نماز' روزہ' زکاۃ وغیرہ لے کر حاضر ہوگا' اور ایسی حالت میں حاضر ہوگا کہ کسی کو دنیا میں گالی دی ہوگی' کسی کو تہمت لگائی ہوگی' کسی کا مال ہضم کرلیا ہوگا' کسی کی خونریزی کی ہوگی' یا کسی کو ناحق مارا پیٹا ہوگا' تو جس شخص کو مثلاً

اس نے گالی دی ہوگی اسے اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی اور دوسرے کو مثلاً جس کو اس نے مارا پیٹا تھا اس کو بھی اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی' پھر اگر مظالم کے ادا ہونے سے پہلے جو اس پر ہیں اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو ان مظلوموں کے گناہ اس ظالم کے سر ڈال دیئے جائیں گے پھر اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

(۲۸) حرام خوری کرنا اور مال کے حصول کے لیے جائز و ناجائز کی تمیز نہ کرنا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿وَلَا تَأْكُلُوٓا۟ أَمْوَٰلَكُم بَيْنَكُم بِٱلْبَٰطِلِ﴾ (البقرہ : ۱۸۸)

اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طور پر مت کھاؤ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں :

"ایک شخص جو لمبا سفر کرتا ہے' پراگندہ حال' گرد آلود' اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر کہتا ہے کہ اے میرے رب ! اے میرے رب ! (یعنی گڑگڑا کر دعا کرتا ہے) حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے' پینا حرام ہے' اور اس کا پہننا حرام ہے' اور حرام مال ہی سے اس کی پرورش ہوئی ہے' تو اس کی دعا

کس طرح قبول ہوگی""؟

(امام احمد اور مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے' ملاحظہ ہو صحیح الجامع ۲۷۴۴)

(۲۹) خود کشی کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ وَلَا تَقْتُلُوٓاْ أَنفُسَكُمْۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ۝٢٩ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ عُدْوَٰنًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًاۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرًا﴾ (النساء : ۲۹'۳۰)

اور اپنی جانوں کو مت قتل کرو' بیشک اللہ تمہارے حق میں بڑا مہربان ہے' اور جو کوئی ایسا کرے گا سرکشی اور ظلم کی راہ سے تو ہم عنقریب اس کو آگ میں ڈال دیں گے اور یہ اللہ کے لیے آسان ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"جس نے لوہے کی کسی چیز سے خود کشی کرلی تو وہ جہنم کی آگ میں اسی لوہے کے ذریعہ ہمیشہ ہمیش اپنے پیٹ کو زخمی کرتا رہے گا' اور جس نے زہر پی کر خود کشی کرلی وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ

ہمیش اپنے ہاتھ سے زہر کھاتا رہے گا' اور جس نے پہاڑ سے چھلانگ لگا کر خودکشی کر لی تو وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ چھلانگ لگاتا رہے گا"۔

(امام مسلم نے اسکی روایت کی ہے ملاحظہ ہو النووی ۱/ ۵۷۷)

(۳۰) دروغ گوئی کا عادی ہونا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جھوٹ برائیوں کی طرف لے جاتا ہے اور برائیاں جہنم تک پہنچا دیتی ہیں' اور آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے"۔

(امام بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے' ملاحظہ ہو فتح الباری ۱۰/ ۵۰۷)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ فَنَجْعَل لَّعْنَتَ ٱللَّهِ عَلَى ٱلْكَٰذِبِينَ ﴾

(آل عمران : ۶۱)

اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں۔

(۳۱) اسلامی قوانین کے خلاف فیصلہ کرنا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلْكَـٰفِرُونَ﴾

(المائدہ : ۴۴)

اور جو کوئی اللہ کے نازل کئے ہوئے (احکام) کے مطابق فیصلہ نہ کرے' تو یہی لوگ تو کافر ہیں۔

﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّـٰلِمُونَ﴾

(المائدہ : ۴۵)

اور جو کوئی اللہ کے نازل کئے ہوئے (احکام) کے موافق فیصلہ نہ کرے تو ایسے ہی لوگ تو ظالم ہیں۔

﴿ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلْفَـٰسِقُونَ﴾

(المائدہ : ۴۷)

اور جو کوئی اللہ کے نازل کئے ہوئے (احکام) کے موافق فیصلہ نہ کرے تو ایسے ہی لوگ تو فاسق ہیں۔

(۴۲) فیصلہ کرنے پر رشوت لینا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ وَلَا تَأْكُلُوٓا۟ أَمْوَٰلَكُم بَيْنَكُم بِٱلْبَٰطِلِ وَتُدْلُوا۟ بِهَآ إِلَى ٱلْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا۟ فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَٰلِ ٱلنَّاسِ بِٱلْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴾ (البقرہ : ۱۸۸)

اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طور پر مت کھاؤ اور نہ اسے حکام تک پہنچاؤ اس غرض سے کہ تمہیں لوگوں کے مال کا ایک حصہ ظالمانہ طریقے سے کھانے کا موقع ملے درآں حالیکہ تم جان رہے ہو۔

حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رشوت لینے اور دینے والے پر لعنت ہے۔

نیز آپ نے ارشاد فرمایا :

”جس نے کسی کے لیے سفارش کی پھر اس کی وجہ سے اسے کوئی ہدیہ دیا گیا، اور اس نے اس کو قبول کر لیا، تو اس نے سود کے ایک بڑے دروازے میں گھسنے کا ارتکاب کیا“۔

(امام احمد نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو صحیح الجامع حدیث نمبر ۶۳۱۶)

(۳۳) عورتوں اور مردوں کا باہمی تشبہ اختیار کرنا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت اختیار کرتی ہیں اور ان مردوں پر جو عورتوں سے مشابہت اختیار کرتے ہیں لعنت فرمائی ہے"۔

(امام احمد وغیرہ نے روایت کی ہے' ملاحظہ ہو صحیح الجامع ۵۱۰۰)

(۳۴) دیوث صفت (بے غیرت) ہونا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تین طرح کے آدمیوں پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے : شراب نوش کرنے والا' والدین کی نافرمانی کرنے والا' اور وہ دیوث (بے غیرت) شخص جو اپنے اہل خانہ کے ساتھ بے حیائی کیے جانے کو برداشت کرتا ہے"۔

(امام احمد نے روایت کیا ہے' ملاحظہ ہو : صحیح الجامع ۳۰۵۲)

دیوث : اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنی بیوی کے ساتھ بے حیائی و زناکاری وغیرہ (نعوذ باللہ) کو جانتے یا دیکھتے ہوئے بھی خاموش رہے یا اسے روشن خیالی سمجھے۔ واللہ اعلم۔

(۳۵) حلالہ کرنا اور کروانا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"حلالہ کرنے والوں اور کرانے والوں پر اللہ کی لعنت ہے"۔

(امام احمد نے روایت کیا ہے' ملاحظہ ہو صحیح الجامع ۵۱۰۱)

حلالہ کی صورتحال اس وقت پیش آتی ہے جب کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاق دیدے' چنانچہ وہ اپنی بیوی کو دوبارہ اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتا جب تک وہ عورت کسی دوسرے مسلمان سے نکاح نہ کرلے' پھر وہ اپنی مرضی سے اسے شرعی طلاق دیدے' اس کے بعد وہ عورت اپنے سابقہ شوہر کے پاس نیا نکاح کرکے واپس آ سکتی ہے۔

اور محلل (حلالہ کرنے والا) وہ ہے جو کسی عورت سے ظاہری طور پر نکاح کرتا ہے تاکہ سابقہ شوہر کے لیے اس کی بیوی حلال ہو جائے۔ واللہ اعلم۔

(۳۶) پیشاب سے طہارت نہ حاصل کرنا۔

اور یہ عیسائیوں کی عادت ہے' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ دو قبروں کے پاس سے گذرتے ہوئے فرمایا :

"ان دونوں قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے اور یہ عذاب کسی بڑی چیز کی وجہ سے نہیں ہو رہا ہے (ایک روایت کے مطابق فرمایا بلکہ وہ بڑی چیز ہے) ان میں ایک قبر والا تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا شخص چغل خوری کیا کرتا تھا"۔

(امام بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے' ملاحظہ ہو الفتح ۱۰/ ۴۷۲)

جو شخص پیشاب سے اپنے جسم اور کپڑے کو محفوظ نہیں رکھتا وہ نجس رہتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے :

﴿ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ﴾ (المدثر : ۴)

اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھئے۔

اس لیے مسلمان بھائیوں کو مذکورہ واقعہ سے عبرت و سبق حاصل کرنا چاہیئے اور اپنے جسم اور کپڑوں کو پیشاب وغیرہ کی نجاست سے بچانا چاہیئے اور اگر لگ جائے تو فوراً اس سے پاکی حاصل کرنا چاہیئے' اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس بلاء سے محفوظ رکھے۔ وہ بڑا رحم کرنے والا ہے۔

(۴۳) جانور کے چہرے کا داغنا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"کیا تم کو اس کا علم نہیں کہ میں نے ہر اس شخص پر لعنت بھیجی

ہے جو کسی جانور کے چہرے کو داغے یا اسے چہرے پر مارے"۔

(امام ابو داود نے روایت کیا ہے' ملاحظہ ہو صحیح الجامع ۱۳۲۶)

(۳۸) دنیا کے لیے علم حاصل کرنا اور علم کا چھپانا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَكۡتُمُونَ مَآ أَنزَلۡنَا مِنَ ٱلۡبَيِّنَٰتِ وَٱلۡهُدَىٰ مِنۢ بَعۡدِ مَا بَيَّنَّٰهُ لِلنَّاسِ فِي ٱلۡكِتَٰبِ أُوْلَٰٓئِكَ يَلۡعَنُهُمُ ٱللَّهُ وَيَلۡعَنُهُمُ ٱللَّٰعِنُونَ ﴿١٥٩﴾ إِلَّا ٱلَّذِينَ تَابُواْ وَأَصۡلَحُواْ وَبَيَّنُواْ فَأُوْلَٰٓئِكَ أَتُوبُ عَلَيۡهِمۡ وَأَنَا ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ ﴾

(البقرہ : ۱۵۹'۱۶۰)

بیشک جو لوگ چھپاتے ہیں اس چیز کو جو کہ ہم کھلی ہوئی نشانیوں اور ہدایت کے طور پر نازل کر چکے ہیں' بعد اس کے کہ ہم اسے لوگوں کے لیے کتاب میں بیان کر چکے ہیں' یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں' البتہ جو لوگ توبہ کر لیں اور اپنے طرز عمل کو درست اور ظاہر کر دیں' یہ وہ لوگ ہیں جس کو میں معاف کر دوں گا اور میں بڑا توبہ قبول کرنے والا' بڑا رحم والا ہوں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس شخص نے علم دین اس لیے حاصل کیا تاکہ بحث و مباحثہ کرے ناوانوں سے یا فخر کرے عالموں پر یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے اللہ اس کو جہنم میں داخل کرے گا"۔

(امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے' ملاحظہ ہو صحیح الجامع حدیث نمبر ۶۱۵۸)

دوسری حدیث میں آپ کا ارشاد ہے :

"جس نے علم کو جس سے اللہ کی رضامندی حاصل ہوتی ہے دنیا کی غرض سے سیکھا قیامت کے دن اس کو جنت کی بو بھی نہ ملے گی"۔

(امام ابو داود نے روایت کیا ہے' ملاحظہ ہو صحیح الجامع حدیث نمبر ۶۱۵۹)

(۳۹) خیانت کرنا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَخُونُوا۟ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ وَتَخُونُوٓا۟ أَمَٰنَٰتِكُمْ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴾ (الانفال : ۲۷)

اے ایمان والو ! خیانت نہ کرو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو' درانحالیکہ تم جانتے ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

" جس میں امانتداری نہیں وہ ایماندار نہیں اور جس میں وفاداری نہیں وہ دیندار نہیں"۔

(امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے' ملاحظہ ہو صحیح الجامع حدیث نمبر۷۱۷۹)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"جس میں یہ چار صفات پائی جائیں وہ پکا منافق ہوگا' اور جس شخص میں ان میں سے کوئی ایک صفت ہو تو اس میں نفاق کی ایک صفت ہوگی تاآنکہ اسے چھوڑ دے' ان چار صفات میں سے ایک صفت آپ نے یہ بیان فرمائی کہ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے"۔

(امام بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے)

(۴۰) احسان جتلانا۔

اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے :

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تُبْطِلُوا۟ صَدَقَـٰتِكُم بِٱلْمَنِّ وَٱلْأَذَىٰ ﴾

(البقرہ : ۲۶۴)۔

اے ایمان والو ! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور اذیت پہنچاکر باطل نہ کرو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تین طرح کے لوگوں سے نہ تو بات کرے گا اور نہ انہیں دیکھے گا اور نہ ہی انہیں (گناہوں) سے پاک و صاف کرے گا اور مزید براں ایسے لوگ دردناک عذاب سے دوچار ہوں گے (پہلا) وہ شخص جو ٹخنے سے نیچے کپڑے پہنے (دوسرا) وہ شخص جو احسان جتلا کر کسی کو کچھ دے (تیسرا) وہ شخص جو جھوٹی قسم کھاکر اپنا مال فروخت کرے"۔

(امام مسلم نے روایت کیا ہے)

(۴۱) قضا و قدر کا انکار کرنا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَٰهُ بِقَدَرٍ ﴾ (القمر : ۴۹)

ہم نے ہر چیز کو (ایک خاص) اندازے سے پیدا کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"والدین کی نافرمانی کرنے والا اور تقدیر کا انکار کرنے والا اور

شراب نوش کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا"
(کتاب السنہ میں شیخ البانی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے' دیکھئے حدیث نمبر ۳۲۱)

(۴۲) تجسس کرنا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ وَلَا تَجَسَّسُوا ﴾ (الحجرات : ۱۲)

اور تجسس نہ کیا کرو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"جو شخص (چپکے چوری) لوگوں کی ان باتوں کو سنے جن کا سننا وہ پسند نہ کرتے ہوں تو اس کے کان میں (قیامت کے دن) سیسہ ڈالا جائے گا' اور جس نے جھوٹا خواب بیان کیا اس سے (آخرت میں) جو میں گرہ لگانے کو کہا جائے گا"۔

(اسے طبرانی نے روایت کیا ہے' صحیح الجامع حدیث نمبر ۶۰۲۸)

(۴۳) چغل خوری کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ۝ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيمٍ ﴾
(القلم : ۱۰'۱۱)

اور آپ ایسے شخص کا بھی کہنا نہ مانئے گا جو بڑی قسمیں کھانے والا ہے' ذلیل ہے' طعنہ باز ہے' چغل خوری کرتے پھرتا ہے۔

نمام اسے کہتے ہیں جو فساد پھیلانے کی غرض سے لوگوں کے مابین ادھر کی باتیں ادھر کرے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار دو قبروں کے پاس سے گذرتے ہوئے فرمایا :

"ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے اور یہ عذاب بظاہر کسی بڑی چیز کی وجہ سے نہیں ہو رہا ہے (حالانکہ وہ بڑی چیز ہے) ان میں ایک (قبر والے کو اس لئے عذاب ہو رہا ہے کہ وہ) لوگوں کے درمیان چغل خوری کیا کرتا تھا"۔

(امام بخاری نے روایت کیا ہے' ملاحظہ ہو فتح الباری ۱۰/ ۴۷۲)

(۴۴) لعن و طعن کرنا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"مسلمان کا گالی دینا فسق ہے اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے"۔

(اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے' ملاحظہ ہو فتح الباری ۱/ ۱۱۰)

نیز آپ نے فرمایا :

"جب کوئی بندہ کسی پر لعنت بھیجتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف جاتی ہے' چنانچہ آسمان کے دروازے اس پر بند ہو جاتے ہیں' پھر وہ زمین کی جانب واپس آنے لگتی ہے تو اس کے بھی دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں' پھر وہ دائیں بائیں گردش کرتی رہتی ہے اور جب اسے کوئی مستقر نہیں ملتا تو وہ لعنت کئے جانے والے کی جانب لوٹ جاتی ہے اگر وہ اس کا مستحق ہوتا ہے ورنہ لعنت کرنے والے ہی کے اوپر مسلط ہو جاتی ہے"۔

(اسے امام ابو داود نے روایت کیا ہے' ملاحظہ ہو ۱۶۷۲)

اے میرے بھائی ! آپ کو یہ جان لینا چاہیئے کہ تمام مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ کسی مسلمان پر لعنت بھیجنا حرام ہے' خواہ کیسے بھی حالات پیدا ہو جائیں' ہاں عمومی طور پر برے

اخلاق و صفات والوں پر لعنت کی جا سکتی ہے' جیسے کوئی یہ کہے لعن اللہ الظالمین۔ لعن اللہ الکافرین۔ لعن اللہ المصورین۔ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو' کافروں پر اللہ کی لعنت ہو' تصویر بنانے والوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

(۴۵) غداری اور بے وفائی کرنا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس شخص میں چار طرح کی صفات پائی جائیں وہ پکا منافق ہو گا اور جس میں ان میں سے کوئی ایک صفت موجود ہو تو وہ نفاق کی ایک صفت کا حامل سمجھا جائے گا تاآنکہ اسے چھوڑ دے' جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے' اور گفتگو کرے تو جھوٹ بولے' اور جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے' اور جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ کرنے لگے"۔

(امام بخاری نے روایت کیا ہے' ملاحظہ ہو فتح الباری ۱/ ۸۹)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"ہر غدار شخص کے ساتھ قیامت کے دن ایک جھنڈا ہو گا (جو

اس کے بقدر عذر چھوٹا و بڑا ہوگا) اور کان کھول کر سن لو ! امیرالمومنین کے خلاف علم غدر بلند کرنے سے بری کوئی غداری نہیں ہے"۔

(امام مسلم نے روایت کیا ہے' ملاحظہ ہو صحیح الجامع حدیث نمبر ۱۵۷۰)

(۴۶) کاہنوں اور نجومیوں کی تصدیق کرنا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو شخص کسی نجومی اور کاہن کے پاس جائے اور اس کی بات کی تصدیق کرے تو اس نے شریعت محمدیہ کا انکار کر دیا"۔

نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس شخص نے کسی نجومی کے پاس جاکر کچھ پوچھا تو اس کی چالیس راتوں کی نماز قبول نہیں ہوگی"۔

(امام مسلم نے روایت کیا ہے)

(۴۷) شوہر کی نافرمانی کرنا۔

اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے :

﴿وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ

سَبِيلًا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا﴾

(النساء : ۳۴)

اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو تو انہیں نصیحت کرو اور انہیں خواب گاہوں میں تنہا چھوڑ دو اور انہیں مارو پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرنے لگیں تو ان کے خلاف بہانے نہ ڈھونڈو بیشک اللہ بڑا رفعت والا ہے' بڑا عظمت والا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب کوئی مرد اپنی بیوی کو ہم بستری کے لیے بلائے اور وہ انکار کر دے اور مرد ناراض ہو کر شب گذارے' تو فرشتے اس عورت پر صبح تک لعنت بھیجتے رہتے ہیں"۔

(امام بخاری نے روایت کیا ہے' ملاحظہ ہو فتح الباری ۶/ ۳۱۴)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اگر میں کسی کو غیر اللہ کے سجدے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے' قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' عورت اپنے پروردگار کے حقوق کی ادائیگی سے اس وقت تک سبکدوش نہیں ہو سکتی جب

تک کہ اپنے شوہر کے تمام حقوق کی انجام دہی نہ کرے، حتیٰ کہ اگر شوہر اسے بلائے اور یہ کجاوہ پر ہے تب بھی انکار نہ کرے"۔

(امام احمد نے روایت کیا ہے، ملاحظہ ہو صحیح الجامع حدیث نمبر ۵۲۹۵)

اسی طرح ایک دوسری حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"اللہ تعالیٰ اس عورت کی طرف نہیں دیکھے گا جو اپنے شوہر کی شکرگذار نہیں ہوتی حالانکہ وہ اس سے مستغنی نہیں ہو سکتی ہے"۔

(ملاحظہ ہو "سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ ۲۸۹)

اس لئے ہر مسلمان خاتون کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے شوہر کی خوشنودی حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے اور اس کی ناراضگی کے اسباب سے گریز کرے، اور کسی شرعی و فطری اعذار جیسے حیض و نفاس اور روزوں کے ایام میں نہ ہوتے ہوئے شوہر کی خواہشات کو پوری کرنے دے، اور ہمیشہ شرم و حیا کے زیور سے آراستہ رہے اور شوہر کی اطاعت اور فرمانبرداری کرے اور اس کی ناراضگی سے بچنے کو متاع حیات سمجھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اگر عورت (صحیح معنوں میں) شوہر کے حقوق سے واقف ہو تو اس کے دن و رات کے کھانے کی تیاری سے اس وقت تک نہ بیٹھے گی جب تک وہ اس سے فارغ نہ ہو جائے"۔

(اسے طبرانی نے روایت کیا ہے' ملاحظہ ہو صحیح الجامع ۵۲۹۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اے عورتو ! تمہیں اپنے اپنے شوہروں کے حقوق کا صحیح اندازہ ہو جائے تو تم میں کی ہر عورت اپنے چہرے کی گال سے شوہر کے قدموں کے گرد و غبار صاف کرے گی۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"میں نے جنت میں جھانکا تو اس میں اکثریت فقراء کی نظر آئی اور جہنم میں نظر ڈالی تو اکثریت عورتوں کی دکھائی دی"۔

(امام احمد نے روایت کیا ہے' صحیح الجامع ۱۰۳۱)

امام ذہبی اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ عورتوں کے اس کثرت سے جہنم میں جانے کی وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے شوہروں کی فرمانبرداری میں کوتاہی کرتی

ہیں، اور بکثرت بے پردگی میں ملوث ہوتی ہیں، اور بے پردگی کے معنی یہ ہیں کہ جب باہر نکلنے کا ارادہ کرتی ہیں تو اچھے سے اچھے لباس زیب تن کرتی ہیں اور اچھی طرح بناؤ سنگھار کرکے حسن و جمال کا مظاہرہ کرتے ہوئے نکلتی ہیں اور لوگوں کو فتنہ میں ڈالتی ہیں اور اگر وہ محفوظ رہیں اور لوگوں کی ہوس کا شکار نہ ہوئیں تو لوگ ان کی طرف بدنگاہی کرکے گناہوں سے محفوظ نہ رہ سکیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"عورت پردہ میں رہنے والی شے ہے جب وہ باہر نکل جاتی ہے تو شیطان اسے تکنے لگتا ہے"۔

(امام ترمذی نے روایت کی ہے، ملاحظہ ہو صحیح الجامع حدیث نمبر ٦٦٩٠)

امام ذہبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عورت جب اپنے گھر کے اندر ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظیم الشان ہوتی ہے، عورت کے لیے رضائے الٰہی کے حصول کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ وہ چراغ خانہ رہے اور شوہر کی اطاعت کرے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے۔

(ملاحظہ ہو کتاب الکبائر للذہبی ص ١٧٦)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"عورت پردہ میں رہنے والی چیز ہے اور جب وہ اپنے گھر سے باہر نکل جاتی ہے تو شیطان اسے تکنے لگتا ہے' حالانکہ وہ اپنے گھر کی کوٹھری میں رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے قریب ترین رہتی ہے"۔

(امام طبرانی نے روایت کیا ہے' ملاحظہ ہو صحیح الترغیب ۳۴۲)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"میں نے اپنے بعد مردوں کے لیے عورتوں سے بڑا کوئی فتنہ نہیں چھوڑا ہے"۔

(امام مسلم نے روایت کیا ہے' ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۲۰۶۷)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب کوئی عورت اپنے شوہر کو دنیا میں تکلیف پہنچاتی ہے تو جنت میں اس کی حور بیویاں کہتی ہیں خدا تمہارا ناس کرے تم اس کو تکلیفیں نہ پہنچاؤ' اس لیے کہ وہ تمہارے پاس عارضی امانت ہے اور جلد ہی تم سے فراق حاصل کر کے ہمارے پاس آجائے گا"۔

(امام احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے' ملاحظہ ہو صحیح الجامع ۱۹۲۷)

اس لیے ایک مسلمان خاتون کے لیے زیادہ مناسب ہے کہ وہ چراغ خانہ بنی رہے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت گذار اور شوہر کی مطیع و فرمانبردار رہے اور اس کے حقوق کی رعایت کرے اور اس کے ساتھ بداخلاقی نہ کرے۔

اس سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"تین طرح کے لوگ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں لیکن ان کی دعائیں قبول نہیں کی جاتیں' ایک وہ شخص ہے جس کے نکاح میں کوئی بد خلق عورت ہو لیکن وہ اس کو طلاق نہیں دیتا' دوسرا وہ شخص ہے جس کا مال کسی کے ذمہ ہو لیکن وہ اس پر گواہ نہیں بناتا' تیسرا وہ شخص ہے جو کسی بیوقوف کو مال عطا کرتا ہے' حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿ وَلَا تُؤْتُوا۟ ٱلسُّفَهَآءَ أَمْوَٰلَكُمُ ﴾ (النساء : ۵)

اور کم عقلوں کو اپنا مال نہ دے دو۔ (صحیح الجامع ۳۰۷۵)

مذکورہ بالا ساری حدیثیں عورت کے ذمہ شوہر کے حقوق کی اہمیت کو بتاتی ہیں' ہم نے اس مسئلہ پر قدرے تفصیل سے اس لئے روشنی ڈال دی ہے کیونکہ موجودہ دور میں مسلمان عورتوں میں مغربی تہذیب و تمدن

سے فرینگی اور امریکی اور یورپی فاجرہ و فاحشہ عورتوں کی تقلید بڑھتی جا رہی ہے اور وہ بھی ان ہی کی طرح بے حیائی و بے پردگی سے بن ٹھن کر سیرو تفریح کے لیے گھروں سے باہر نکلنے لگی ہیں' اور انہوں نے اپنے شوہروں کی نافرمانی میں مغربی عورتوں کی تقلید شروع کر دی ہیں' اور بہت سے مردم نما شوہروں کے امور ان کی عورتوں کے ہاتھ میں ہو گئے ہیں' اللہ تعالیٰ ایسی صورتحال سے پناہ میں رکھے اور پردہ دار نیک خواتین کی تعداد میں اضافہ فرمائے۔

میری نصیحت ہے کہ اے مسلمان بھائی! آپ پردہ نشین اور دیندار عورت سے شادی کریں جو اپنی اور آپ کی عزت و آبرو اور مال و دولت کی حفاظت کرے اور جو بن ٹھن کر اور خوشبو میں معطر ہو کر نہ نکلے اور آپ کی فرمانبردار ہو' کیونکہ جس کشتی کے ناخدا دو ہوتے ہیں وہ غرق آب ہو جاتی ہے۔

اسی طرح اپنی بیوی کو خیر و بھلائی کی نصیحت کرتے رہنا چاہیئے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"عورتوں کو خیر و بھلائی کی باتوں کی تاکید کرتے رہنا چاہیئے' کیونکہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہوئی ہے اور پسلی کا سب سے ٹیڑھا حصہ اوپر والا حصہ ہوتا ہے' تو اگر تم اس کو سیدھا

کرنے لگو گے تو توڑ دو گے اور اگر اسی طرح چھوڑ دو گے تو ٹیڑھی ہی رہے گی' اس لئے عورتوں کو خیر و بھلائی کی تاکید کرتے رہا کرو"۔

امام بخاری نے روایت کیا ہے' ملاحظہ ہو الفتح ۹/ ۲۵۳)

اسی طرح عورتوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کے احکام کی اتباع کا حکم کرنا چاہیئے اور ان تمام باتوں اور عادات سے اجتناب کی تاکید کرنی چاہیئے جن سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے' اور یہی جنت تک لے جانے والا راستہ ہے۔

(۴۸) کپڑوں اور دیواروں اور پتھروں پر تصویریں بنانا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو لوگ ایسی تصویریں بناتے ہیں وہ قیامت کے دن عذاب سے دو چار ہوں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جن چیزوں کو بنایا ہے ان بنائی چیزوں میں روح ڈال کر زندہ کرو"۔

(امام بخاری اور مسلم اور ان کے علاوہ دوسرے محدثین نے روایت کیا ہے' ملاحظہ ہو فتح الباری ۱۰/ ۳۸۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے اور میں نے ایک طاق یا الماری پر ایک پردہ ڈالا ہوا تھا اور اس پردے میں تصویریں تھیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس کو دیکھا تو پھاڑ ڈالا اور فرمایا کہ سب سے زیادہ سخت عذاب میں قیامت کے روز وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی صفت تخلیق کی نقل اتارتے ہیں' حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر ہم نے اس کے ایک یا دو تکیے بنا ڈالے۔

(امام مسلم نے روایت کیا ہے' حدیث نمبر ۱۳۶۶)

(۴۹) مصیبت کے وقت نوحہ گری اور سینہ کوبی کرنا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو شخص چہرے کو زد و کوب کرے اور گریبان پھاڑے' اور جاہلانہ نعرہ بازی کرے وہ ہم سے نہیں ہے"۔

(امام بخاری نے روایت کیا ہے' ملاحظہ ہو الفتح ۳/ ۱۶۳)

(۵۰) سرکشی کرنا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ إِنَّمَا ٱلسَّبِيلُ عَلَى ٱلَّذِينَ يَظْلِمُونَ ٱلنَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي ٱلْأَرْضِ بِغَيْرِ ٱلْحَقِّ أُوْلَٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾ (الشوریٰ : ۴۲)

الزام تو ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے اور زمین پر ناحق سرکشی کرتے پھرتے ہیں' ایسوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ تعالیٰ نے میرے پاس یہ وحی بھیجی ہے کہ لوگ باہمی طور پر تواضع اور انکساری سے پیش آئیں تاآنکہ کوئی کسی پر فخر و مباہات نہ کرے اور کوئی کسی پر ظلم و زیادتی نہ کرے"۔

(امام مسلم نے روایت کیا ہے' ملاحظہ ہو النووی ۱۰/ ۳۸۵)

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"سرکشی اور قطع رحمی سے بڑھ کر کوئی گناہ دنیا میں جلد از جلد سزا کا اور آخرت میں عذاب کا موجب نہیں"۔

(اسے امام ابو داود وغیرہ نے روایت کیا ہے)

(۵۱) کمزور، غلاموں، باندیوں، بیویوں اور جانوروں پر ظلم و زیادتی کرنا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے اپنے غلام کی کسی ایسے فعل پر پٹائی کی جسے اس نے نہیں کیا تھا یا اسے طمانچہ مارا، تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے آزاد کر دے"۔

(ملاحظہ ہو صحیح مسلم ۱۸۰۱)

نیز آپ نے ارشاد فرمایا :

"اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو لوگوں کو دنیا میں عذاب دیتے ہیں"۔

(امام مسلم نے روایت کیا ہے، حدیث نمبر ۱۸۳۳)

(۵۲) پڑوسی کو تکلیف دینا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے پڑوسی اس کی ایذا رسانی سے محفوظ نہ ہوں"۔

(ملاحظہ ہو صحیح الجامع ۷۰۰۲)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مجھے حضرت جبرئیل بار بار پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کرتے رہے' یہاں تک کہ مجھے خیال پیدا ہونے لگا کہ آپ اس کو وارث بنا دیں گے"۔

(امام مسلم نے روایت کیا ہے' نووی ۱/ ۵۲۴)

(۵۴) مسلمانوں کو تکلیف پہنچانا اور گالیاں دینا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ وَٱلَّذِينَ يُؤْذُونَ ٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَـٰتِ بِغَيْرِ مَا ٱكْتَسَبُوا۟ فَقَدِ ٱحْتَمَلُوا۟ بُهْتَـٰنًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ﴾

(الاحزاب : ۵۸)

اور جو لوگ ایذا پہنچاتے رہتے ہیں ایمان والوں کو اور ایمان والیوں کو بغیر اس کے کہ انہوں نے کچھ کیا ہو تو وہ لوگ بہتان اور صریح گناہ کا بار (اپنے اوپر) لیتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین شخص وہ ہوگا

جس کے شر سے محفوظ رہنے کی خاطر لوگوں نے اس سے قطع تعلق کر لیا ہو"۔

(امام بخاری نے روایت کیا ہے' الفتح ۱۰/ ۴۵۲)

(۵۴) ٹخنوں سے نیچے کپڑے پہننا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکائی جائے وہ آگ میں ہوگی"۔

(امام بخاری نے روایت کیا ہے)

ایک دوسری حدیث میں آپ نے ارشاد فرمایا :

"اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نگاہ نہیں کرے گا جس کا ازار تکبر کی وجہ سے نیچے لٹکتا ہو"۔

(امام بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے)

افسوس کہ موجودہ دور میں اس کی وبا عام ہوگئی ہے' بس اللہ جس پر رحم فرمائے وہی اس وبا سے محفوظ ہے' لوگوں کے کپڑے عام طور پر ٹخنوں سے نیچے ہوتے ہیں' بسا اوقات زمین تک پہنچ جاتے ہیں' اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اس بد عملی سے محفوظ رکھے۔

(۵۵) سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

”جو شخص سونے یا چاندی کے برتن میں کھاتا یا پیتا ہے وہ اپنے پیٹ کے اندر جہنم کی آگ داخل کر رہا ہے“۔

(امام مسلم نے روایت کیا ہے)

(۵۶) مردوں کا ریشمی اور سنہری (سونے کی) ملبوسات اور مصنوعات استعمال کرنا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

”وہی شخص دنیا میں ریشمی لباس زیب تن کرتا ہے جس کا آخرت (کے ملبوسات) سے کوئی حصہ نہیں“۔

(امام مسلم نے روایت کیا ہے‘ حدیث ۱۳۳۵)

نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

”میری امت کے مردوں پر ریشمی لباس اور سونا پہننا حرام کر دیا گیا ہے‘ اور عورتوں کے لیے یہ چیزیں حلال کی گئی ہیں“۔

(ملاحظہ ہو صحیح سنن الترمذی حدیث نمبر ۱۴۰۴)

(۵۷) غلام کا اپنے مالک کے پاس سے بھاگ جانا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"جب غلام بھاگ جاتا ہے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی"۔

ایک دوسری روایت میں ہے :

"تا آنکہ اپنے آقا کے یہاں واپس لوٹ آئے"۔

(ملاحظہ ہو صحیح الجامع ۲۵۷)

(۵۸) غیر اللہ کے لیے جانور ذبح کرنا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جس نے غیر اللہ کے لیے ذبح کیا ہو"۔

(امام مسلم نے روایت کیا ہے' النووی ۸/ ۲۵۹)

غیر اللہ کے لیے ذبح کرنے کی شکل یہ ہے کہ کوئی شخص ذبح کرتے وقت یہ کہے کہ یہ جانور شیطان یا کسی بت یا فلاں شیخ وغیرہ کے نام سے ذبح کرتا ہوں۔

(۵۹) جان بوجھ کر اپنے آپ کو باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرنا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو شخص جان بوجھ کر اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے تو اس پر جنت حرام ہے"۔

(صحیح الجامع حدیث نمبر ۵۸۶۵)

(۶۰) فضول بحث و مباحثہ کرنا۔

یعنی کسی کے کلام میں عیب جوئی کرنا تاکہ اس کی نا اہلیت ثابت کر کے تحقیر کی جائے اور اپنی قابلیت کا اظہار کیا جائے۔ ایک طویل حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"جس شخص نے کسی باطل مسئلہ پر کٹھ حجتی کی حالانکہ اس کی (صحیح صورتحال) سے واقف ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لیتا ہے تاآنکہ اس سے باز آجائے"۔

(امام ابو داود نے روایت کیا ہے' ملاحظہ ہو صحیح الجامع حدیث نمبر ۶۱۹۶)

دوسری جگہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کوئی قوم ہدایت یاب ہونے کے بعد اس وقت گمراہ ہو جاتی ہے

جب وہ بحث و مباحثہ میں پڑ جاتی ہے"۔

(امام احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے' ملاحظہ ہو صحیح الجامع ۵۶۳۳)

(۶۱) ضرورت سے زائد پانی روکنا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس شخص نے ضرورت سے زائد پانی یا سبزیوں کو (کسی کو دینے سے) روک لیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے فضل و کرم کو اس سے روک لیں گے"۔

(امام احمد نے روایت کیا ہے' صحیح الجامع ۶۵۶۰)

(۶۲) ناپ تول میں کمی و بیشی کرنا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ۝١ ٱلَّذِينَ إِذَا ٱكْتَالُوا۟ عَلَى ٱلنَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ۝٢ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ﴾

(المطففین : ۱-۳)

بڑی خرابی ہے (ناپ تول میں) کمی کرنے والوں کے لیے' کہ جب لوگوں سے ناپ کرلیں پورا ہی لیں اور جب انہیں ناپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا دیں۔

(۶۳) تدبیر الٰہی سے بےخوف و بے فکر ہو جانا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے یہ دعا پڑھا کرتے تھے :

(یامقلب القلوب ثبت قلبي على دينك)

"اے دلوں کے پلٹنے والے ہمارے قلوب کو اپنے دین پر ثابت رکھ"۔

چنانچہ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ آپ کو ہمارے سلسلہ میں خطرہ ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : سارے قلوب رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں ان کو جس طرح چاہتا ہے الٹتا پلٹتا رہتا ہے۔

(امام احمد نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع ۱۶۸۵)

اس لیے اے بھائی ! آپ کو اپنے ایمان اور عمل صالح اور نماز و روزے اور تمام عبادات خواہ کتنے ہی زیادہ اور اچھے ہوں اس کے پیش نظر عجب اور خود پسندی میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے کیونکہ یہ سب سراسر فضل خداوندی ہے وہ چشم زدن میں سلب کر سکتا ہے اور ان انعام و اکرام سے تم محروم بھی ہو سکتے ہو، اور اس طرح قلوب خیر و برکت سے خالی ہو سکتے ہیں۔

اس لئے خود پسندی اور احساس برتری سے اجتناب کرنا چاہیئے، بعض

بیوقوف لوگ کہنے لگتے ہیں کہ ہم فلاں فلاں شخص سے افضل ہیں کیونکہ ہم ایسے ایسے کام انجام دیتے ہیں جو کہ انہوں نے نہیں کیا ہے' حالانکہ اللہ تعالیٰ تمام افعال اور دلوں کے رازوں کو جانتا ہے' بحیثیت ایک سچے مسلمان کے آپ کو ہمیشہ اللہ کے خوف وغضب سے ڈرنا چاہیئے اور اپنی کوتاہیوں کا احساس و اعتراف کرنا چاہیئے اور اعمال حسنہ کو کم ہی تصور کرنا چاہیئے اور اپنے کو ایسی کیفیت میں رکھنا چاہیئے جس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بیان فرمایا ہے :

"اپنی زبان کو قابو میں رکھو اور اپنے گھر کو کشادہ سمجھو اور اپنے گناہوں پر گریہ و زاری کرتے رہا کرو" (امام ترمذی نے روایت کیا ہے' صحیح الجامع ۱۳۹۲)

اس لیے اپنے عمل صالح پر بھروسہ نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کے مکر سے خود کو محفوظ نہ سمجھو اور ان لوگوں کی طرح نہ بنو جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ أَفَأَمِنُوا۟ مَكْرَ ٱللَّهِ ۚ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ ٱللَّهِ إِلَّا ٱلْقَوْمُ ٱلْخَـٰسِرُونَ ﴾ (الاعراف : ۹۹)

کیا یہ لوگ اللہ کی خفیہ تدبیروں سے بے خوف ہو گئے ہیں' سو

اللہ کی تدبیر سے کوئی بھی بے خوف نہیں ہوتا' بجز ان لوگوں کے جو گھاٹے میں آچکے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ حصول عافیت کے لیے دعائیں کرتے رہا کرو اور اس دعاء کو دہراتے رہا کرو "یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک" اور اللہ تعالیٰ سے عاقبت بالخیر طلب کرتے رہا کرو۔

(۶۴) مردار جانور اور سور کا گوشت کھانا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ قُل لَّآ أَجِدُ فِي مَآ أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُۥٓ إِلَّآ أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُۥ رِجْسٌ ﴾ (الانعام : ۱۴۵)

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجئے کہ مجھ پر جو وحی آتی ہے اس میں تو میں (اور) کچھ نہیں حرام پاتا کسی کھانے والے کے لیے سوائے اس کے وہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون ہو یا سور کا گوشت ہو کیوں کہ وہ بالکل ہی گندہ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"جس شخص نے نرد (شطرنج) کھیلا گویا اس نے سور کے گوشت اور اس کے خون میں اپنا ہاتھ رنگ لیا"۔
(امام مسلم نے روایت کیا ہے' ملاحظہ ہو النووی ۹/ ۱۵۵)
جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سور کے گوشت اور خون سے ہاتھ آلودہ ہونے کو گناہ ہی نہیں بلکہ گناہ کبیرہ فرما رہے ہیں تو اس کا کھانا اور استعمال کرنا معاذ اللہ کتنا بڑا گناہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔

(٦٥) نماز جمعہ اور جماعت کا چھوڑنا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"لوگ جمعہ کو چھوڑنے سے باز رہیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے"۔
(امام مسلم نے روایت کیا ہے حدیث نمبر ٨٦٥)
دوسری حدیث میں ارشاد ہے :
"جس شخص نے اذان سنی اور (مسجد میں) نہیں آیا تو اس کی نماز ہی نہیں ہوتی مگر عذر کے وقت"۔
(ابن ماجہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے' ملاحظہ ہو صحیح الجامع ٦٣٠٠)

﴿ إِنَّهُۥ لَا يَاْيْـَٔسُ مِن رَّوْحِ ٱللَّهِ إِلَّا ٱلْقَوْمُ ٱلْكَـٰفِرُونَ ﴾
(یوسف : ۸۷)

(۶۶) اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے مایوس ہونا۔

اللہ کی رحمت سے مایوس تو بس کافر ہی لوگ ہوتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم میں کا ہر ایک شخص اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھتے ہوئے وفات پائے"۔

(امام مسلم نے روایت کیا ہے' النووی ۱۰/ ۳۹۶)

(۶۷) مسلمان کو کافر ٹھہرانا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی کو کافر کہہ کر مخاطب کیا تو ان میں سے کوئی ایک اس کا مستحق ہو گیا"۔

(اسے امام بخاری نے کتاب الادب میں روایت کیا ہے)

(۶۸) مکرو فریب اور دھوکہ بازی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ وَلَا يَحِيقُ ٱلْمَكْرُ ٱلسَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِۦ ﴾ (فاطر : ۴۳)

اور بری چالوں کا وبال انہیں چال والوں پر پڑتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مکرو فریب اور دھوکہ بازی کا حشر جہنم ہے"۔

(امام بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے' ملاحظہ ہو السلسلہ الصحیحہ ۱۰۵۷)

(۶۹) مسلمانوں کے خلاف جاسوسی اور ان کی پردہ دری کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ۝ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيمٍ ﴾

(القلم : ۱۰'۱۱)

اور آپ ایسے شخص کا بھی کہنا نہ مانیں جو بڑا قسمیں کھانے والا ہے' ذلیل ہے' طعنہ باز ہے' چغل خوری کرتے پھرتا ہے۔

ایک طویل حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے :

"جس نے کسی مسلمان کے متعلق ایسی بات کہی جو اس کے اندر نہیں پائی جاتی اللہ تعالیٰ اسے جہنمیوں کے پیپ اور پسینہ میں

ٹھہرائے گا تاوقتیکہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نکل جائے' حالانکہ وہ نہیں نکل سکتا''۔

(ابو داؤد اور طبرانی نے روایت کیا ہے' صحیح الجامع ٦١٩٦)

(٧٠) صحابہ کو برا بھلا کہنا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''میرے صحابہ کو برا بھلا نہ کہو' قسم ہے اس ذات پاک کی' جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی شخص احد (پہاڑ) کے برابر بھی (اللہ کے راستے میں) سونا خرچ کرے تب بھی ان کے ایک مد یا نصف مد کے برابر نہیں ہو سکتا''۔

(امام بخاری نے روایت کیا ہے' الفتح ٦/ ٢١)

مزید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

''جس نے میرے صحابہ کو گالی دی اس پر اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے''۔

(امام طبرانی نے روایت کیا ہے' صحیح الجامع ٦٢٨٥)

(۷۱) ناحق فیصلہ کرنا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"دو قسم کے قاضی جہنم میں جائیں گے' اور ایک قاضی جنت میں جائے گا' جس قاضی نے حق تک رسائی حاصل کی اور اس کے مطابق فیصلہ کیا وہ جنت میں جائے گا' اور جس قاضی نے حق کی معرفت رکھتے ہوئے قصداً ظالمانہ فیصلہ کیا' یا بغیر علم و تحقیق کے (ناحق) فیصلہ کیا' تو یہ دونوں (قسم کے قاضی) جہنم میں جائیں گے"۔

(حاکم نے روایت کیا ہے' صحیح الجامع ۴۲۹۸)

(۷۲) فحش کلامی کرنا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس شخص کے اندر یہ چار چیزیں ہوں وہ پکا منافق ہے' اور جس کے اندر ان میں سے کوئی ایک صفت ہوگی تو وہ نفاق کی ایک صفت کا حامل ہوگا تاآنکہ اسے چھوڑ دے' جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے' اور جب بات چیت کرے تو جھوٹ بولے' اور جب معاہدہ کرے تو غداری کرے'

اور جھگڑا کرے تو فحش کلامی کرے"۔

(امام بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے' صحیح الجامع حدیث نمبر ۸۸۹)

(۷۳) نسب میں عیب جوئی کرنا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس شخص کے اندر یہ دو صفتیں ہوں ان سے وہ کفر تک پہنچ سکتا ہے' نسبوں میں طعن و تشنیع کرنا' اور مردوں پر نوحہ کرنا"۔

(امام مسلم و احمد نے روایت کیا ہے' صحیح الجامع حدیث نمبر ۱۳۸)

(۷۴) مردوں پر نوحہ گری کرنا۔

(مذکورہ بالا حدیث اس کی دلیل ہے)

(۷۵) سنگ میل مٹا دینا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت بھیجی ہے جو راستوں کے سنگ میل کو مٹا دیتا ہے"۔

(امام مسلم اور دوسرے محدثین نے روایت کیا ہے' صحیح الجامع ۵۱۱۲)

(۷۶) کسی بری عادت کا ایجاد کرنا یا گمراہی کی دعوت دینا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس شخص نے اسلام میں کوئی نیا طریقہ ایجاد کیا تو اس پر اس کا اور اس پر عمل کرنے والوں کا گناہ ہوگا جبکہ اس کے کرنے والوں کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی"۔

(امام مسلم نے روایت کیا ہے)

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"جس شخص نے کسی گمراہی کی طرف دعوت دی تو اس پر اس کا گناہ اتنا ہی ہوگا جتنا اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا ہوگا اور ان کے گناہوں میں سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا"۔

(امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے)

(۷۷) بال میں بال ملانا اور جسم گدوانا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جسم گودنے والی پر اور گدوانے والیوں پر' اور ان عورتوں پر جو ابرو یعنی بھوؤں کے بال چنتی ہیں اور

ان عورتوں پر بھی جو چنواتی ہیں' اور اللہ کی لعنت ہو ان عورتوں پر جو حسن کے لیے دانتوں کے درمیان کشادگی کرتی ہیں جو اللہ کی خلقت کو بدلنے والی ہیں"۔

(امام بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے' صحیح الجامع ۵۱۰۴)

ایک دوسری حدیث میں فرمایا :

"اللہ کی لعنت ہو اس عورت پر جو (بالوں کو لمبا یا پھولا ہوا بنانے کے لیے دوسرے کسی مرد یا عورت کے بال) اپنے بالوں میں یا کسی اور کے بالوں میں ملائے' اور اس عورت پر بھی اللہ کی لعنت ہو جو کسی عورت سے کہے کہ دوسرے کے بال میرے بالوں میں ملا دے"۔

اور فرمایا :

"اللہ کی لعنت ہو اس عورت پر جو گودنے والی ہے اور اس پر بھی جو گدوانے والی ہے"۔

(۷۸) کسی مسلمان کو لوہا دکھا کر دھمکی دینا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس شخص نے کسی (مسلمان) بھائی کو لوہا دکھا کر دھمکی دی' تو

فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں' اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہو"۔

(امام مسلم وغیرہ نے روایت کیا ہے)

اس شدید وعید کی توجیہ کرتے ہوئے ایک دوسری حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرماتے ہیں :

"اس لیے کہ تم میں کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ شیطان اس کے ہاتھ سے (ہتھیار) کھینچ لے اور وہ (شخص) جہنم کے گڑھے میں جا گرے"۔

(امام مسلم نے روایت کیا ہے' حدیث نمبر ۲۶۱۷)

(۷۹) حرم محترم میں ملحدانہ کام کرنا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ وَٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ ٱلَّذِى جَعَلْنَـٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءً ٱلْعَـٰكِفُ فِيهِ وَٱلْبَادِ ۚ وَمَن يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴾ (الحج : ۲۵)

اور مسجد حرام سے جس کو ہم نے مقرر کیا ہے لوگوں کے واسطے کہ اس میں رہنے والا اور باہر سے آنے والا سب برابر ہیں' اور جو کوئی بھی اس کے اندر راستی سے ہٹ کر ظلم کا راستہ اختیار

کرے گا ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔

قرآن کریم اور سنت طیبہ کی روشنی میں پچھلے صفحات میں بعض ان اہم کبیرہ گناہوں کا تذکرہ تھا جنہیں علماء کرام نے اپنی اپنی تالیفات میں اور خصوصاً امام ذہبی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی مشہور و معروف کتاب "الکبائر" میں مدون فرمایا ہے۔

آخر میں ہم اللہ تعالیٰ سے دعاگو ہیں کہ وہ ہم کو ان تمام کبیرہ گناہوں سے محفوظ رکھے جن سے ہم واقفیت رکھتے ہیں یا نہیں رکھتے اور ان تمام چیزوں سے اجتناب کی توفیق دے جسے وہ پسند نہیں فرماتا' اور جو کوتاہیاں ہو گئی ہیں انہیں معاف فرمائے۔ نیز ہمیں اس مفلس کے قبیل سے نہ بنائے جس کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے :

"جانتے ہو کہ مفلس کسے کہتے ہیں؟ میری امت میں در حقیقت مفلس وہ شخص ہے' جو قیامت کے روز نماز' روزہ' زکاۃ وغیرہ لے کر حاضر ہو گا' اور ایسی حالت میں حاضر ہو گا کہ کسی کو دنیا میں گالی دی ہو گی' کسی کو تہمت لگائی ہو گی' کسی کا مال ہضم کر لیا ہو گا' کسی کی خون ریزی کی ہو گی' یا کسی کو ناحق مارا پیٹا ہو گا' تو جس شخص کو مثلاً اس نے گالی دی ہو گی اسے اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی اور دوسرے کو مثلاً جس کو

اس نے مارا پیٹا ہوگا اس کو بھی اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی، پھر ان مظالم کے ادا ہونے سے پہلے اگر اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں تو ان مظلوموں کے گناہ اس کے سر ڈال دیئے جائیں گے پھر اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا"۔

(امام احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے، صحیح الجامع ۸۷)

اس لیے ہر مسلمان بھائی کو اپنا ذاتی محاسبہ کرنا چاہیئے، قبل اس کے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے محاسبہ فرمائیں، لہٰذا ہر دن یا ہر ہفتے یا کم از کم ہر مہینے یہ محاسبہ کرلینا چاہیئے کہ خدا نخواستہ اس سے کوئی ایسا قول و فعل تو سرزد نہیں ہوگیا ہے جو صحیح عقیدہ کے منافی ہو، یا دین کے ستون نماز میں کوتاہی تو نہیں ہو رہی ہے، کیا اسلام کے بقیہ ارکان صحیح طور پر ادا ہو رہے ہیں، یا مذکورہ بالا کبیرہ گناہوں کا مرتکب تو نہیں ہو رہا ہے اور اسے توبہ کی توفیق ہو رہی کہ نہیں؟ لہٰذا اے بھائی ! آپ کو سچی توبہ کرنے میں جلدی کرنی چاہیئے کیونکہ کبیرہ گناہ سچی توبہ کرنے سے معاف کردیئے جاتے ہیں (ان شاءاللہ)

اسی طرح توبۃ النصوح کی چند شرطیں ہیں :

اول : گناہ کے ارتکاب پر شرمندہ ہونا۔

دوم : گناہ کو دوبارہ نہ کرنے کا عزم مصمم کرنا۔

سوم : اخلاص کے ساتھ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے توبہ کرنا۔

چہارم : گناہ کے ارتکاب میں حقوق العباد کی حق تلفی کی صورت میں حق کو صاحب حق تک پہنچانا' جیسے آپ نے کسی شخص کو گالی دی یا زبردستی اس سے کوئی چیز حاصل کرلی' تو سب سے قبل ان حقوق کو واپس کیا جائے اور اس سے معافی کی درخواست کی جائے۔

اور اگر کسی سے ایسا کبیرہ گناہ سرزد ہوا ہو جس میں کسی دوسرے شخص کی حق تلفی نہ ہوئی ہو تو اس سے توبہ کرنے کے لیے مذکورہ بالا پہلی تین شرطیں کافی ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف اور توبہ کو قبول فرمائے' انه سميع مجيب۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ہر آدمی سے غلطی سرزد ہوتی ہے' لیکن غلطی کرنے والوں میں اچھے وہ لوگ ہیں جو توبہ کرلیتے ہیں"۔

(امام احمد اور ترمذی وغیرہ نے روایت کیا ہے)

کبیرہ گناہ کے متعلق یہاں یہ بات واضح کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جب گناہ کبیرہ کسی سے سرزد ہوتا ہے تو اس کا گناہ صرف اسی شخص

تک محدود رہتا ہے' ہاں اگر اس نے کسی دوسرے کی اس کے ارتکاب کرنے میں مدد کی ہے تو اس کو بھی مرتکب ہونے والے کی طرح گناہ ملے گا' اور یہی اصول گناہ صغیرہ کے متعلق بھی ہے۔

اس لیے ہر مسلمان کو داعی خیر ہونا چاہیئے اور داعی شر و معصیت نہیں ہونا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب لوگوں کو اس سے محفوظ رکھے' انه سميع مجيب' وصلى الله وسلم على عبده ورسوله سيدنا محمد' و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين۔

فصل

بعض ان گناہوں کا بیان جن کے کبیرہ ہونے کا احتمال ہے۔

○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے کسی کی بیوی یا غلام کو اس کے خلاف بھڑکایا وہ ہم میں سے نہیں"۔

(ملاحظہ ہو سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ' حدیث نمبر ۳۲۴)

○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے اپنے (مسلمان) بھائی کو ایک سال تک چھوڑے رکھا تو یہ اس کا خون بہانے کی مانند ہے"۔

(اس کو امام احمد اور ابو داود وغیرہ نے روایت کیا ہے' ملاحظہ ہو: صحیح الجامع حدیث نمبر ۶۵۸۱)

○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ کی مقرر کردہ کسی حد کے نفاذ میں جس کی سفارش حائل ہوگئی اس نے اللہ کے امر کی مخالفت کی"۔

(اس کو ابو داود اور طبرانی وغیرہ نے روایت کیا ہے' ملاحظہ ہو: صحیح الجامع' حدیث نمبر ۶۱۹۶)

○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"منافق کو سردار نہ کہو' کیونکہ اگر وہ تمہارا سردار ہو گیا تو سمجھو کہ تم نے اپنے رب کو ناراض کر دیا"۔

(اس کو امام احمد' ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے' ملاحظہ ہو: صحیح الجامع حدیث نمبر ۷۴۰۵)

○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے بلا اجازت کسی کے گھر میں جھانکا تو ان کے لیے روا ہے کہ اس کی آنکھیں پھوڑ دیں"۔

(اس کو امام مسلم نے روایت کیا ہے)

○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"وہ شخص اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہو سکتا جو لوگوں کا شکر ادا نہ کرے"۔

(اسے امام احمد' ابو داود اور ابن حبان نے روایت کیا ہے' ملاحظہ ہو: صحیح الجامع حدیث نمبر ۷۷۱۹)

سید الاستغفار

شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: افضل استغفار یہ ہے کہ تو کہے اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور وعدے پر (قائم) ہوں، جس قدر طاقت رکھتا ہوں۔ میں نے جو کچھ کیا اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اپنے آپ پر تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، پس مجھے بخش دے، تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔

(بخاری، کتاب الدعوات، باب افضل الاستغفار:٦٣٠٦)

دار الاندلس
اسلام کی نشرواشاعت کا عالمی مرکز
٢۔لیک روڈ، چوبرجی لاہور
Ph: 7230549 Fax: 7242639 www.dar-ul-andlus.com